© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

برش اور مسواک

رسائل و مسائل (فروری ۹۵) میں کہا گیا ہے کہ حدیث میں مسواک کی متعین کردہ حکمت و مصلحت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر وہ چیز جس سے منہ کی صفائی ہوتی ہو، مسواک کا مقصد پورا کر سکتی ہے' لہٰذا برش جو مسواک کی جدید قسم ہے اس سے سنت ادا ہو جائے گی - یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی - مختلف ٹوتھ پیسٹ میں خوبیاں ضرور ہوتی ہیں' لیکن پھر بھی وہ فوائد حاصل نہیں ہوتے جو جدید تحقیق کے مطابق پیلو کی مسواک سے ہوتے ہیں - میرے پیارے نبی ؐ کی ہر بات' ہر کام حکمت و دانائی والا ہے - آپ ؐ مسواک کی خوبیاں جانتے تھے - جو بات آپ ؐ نے چودہ سو سال پہلے بتا دی وہ باتیں اب تحقیق کرنے سے صحیح ثابت ہو رہی ہیں - رسول اکرم ؐ صرف منہ کی صفائی چاہتے تو فرما دیتے کہ منہ اچھی طرح صاف کیا کرو' لیکن آپ ؐ نہ صرف دانتوں کی صفائی بلکہ اور دوسرے فوائد بھی چاہتے تھے لہٰذا آپ ؐ نے مسواک کرنے پر زور دیا ہے - آخر برش مسواک کا بدل کیسے ہو سکتا ہے؟

حضور ؐ نے مسواک کرنے کی سخت تاکید فرمائی' اور خود اس کا ہمیشہ اہتمام فرمایا - لیکن اس بارے میں کوئی ہدایت نہیں دی کہ وہ کس شکل صورت اور سائز کی ہو' اور کس چیز سے کس طرح بنی ہو - نہ یہ ہدایت دی کہ وہ لازماً درخت کی لکڑی ہو' اور پیلو ہی کی ہو - نہ میرے علم میں کوئی ایسی حدیث ہے کہ آپ ؐ نے ہمیشہ صرف پیلو کی مسواک ہی استعمال فرمائی - روایات میں اراک (پیلو) کے علاوہ عنم' بطم (صنوبر)' زیتون کا ذکر بھی آیا ہے - نیم' کیکر' پھلاہی وغیرہ بھی استعمال ہوتے ہیں - ہاں' آپ ؐ نے مسواک کی علّت واضح فرمائی کہ یہ منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے' اور اسی لیے رب کی رضامندی کا -

درخت کی لکڑی کو یقیناً' طبی نقطہ نظر سے' نائلون کے برش پر ترجیح حاصل ہو سکتی ہے - اسی طرح پیلو کی لکڑی سے مسواک' حب نبوی ؐ کے پہلو سے' برش کی بہ نسبت محبوب ہونا چاہیے - پیلو کے طبی منافع بھی مسلّم ہیں' جو برش میں نہیں پائے جاتے' لیکن مسواک کے سلسلے میں اتنی تاکید کی گئی: اگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امت کے لیے شاق نہ ہوتا تو میں ہر نماز سے قبل مسواک کا حکم دیتا (بخاری، مسلم)۔

ہر زمانے میں ' ہر جگہ ' اور تعداد اگر ایک ارب ہو تو ہر مسلمان کو پیلو کی ' یا لازماً درخت ہی کی لکڑی دستیاب نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ سنت پیلو کی لکڑی ' یا صرف درخت کی لکڑی سے دانت صاف کرنے ہی سے ادا ہوتو یہ ہر ایک کے بس میں نہیں ہو سکتا کہ وہ سنت کی پیروی کرے اور اس پر موعودہ اجر حاصل کرے۔ ایسا لازمی ہونا اصول تشریع کے بھی خلاف ہوتا۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ مسواک کے لغوی معنی برش کے ہی ہیں۔

یہ اسی طرح ہے جس طرح کہ ستر پوشی کا حکم دیا گیا' حضورؐ نے اس کا اہتمام فرمایا' اپنے زمانے میں رائج لباس اس مقصد کے لیے استعمال فرمائے' مگر کسی خاص وضع قطع کے لباس کی صراحت نہ فرمائی۔ اب اس حکم کی تعمیل اور سنت کی ادائگی کے لیے تہمد' چادر اور صافہ ہی ضروری نہ ہوں گے۔ آپؐ نے لباس کی جو علت بیان فرمائی' یعنی ستر پوشی اور زینت ' وہ جس لباس سے پوری ہو' بشرطیکہ وہ لباس شرعی حدود میں ہو' اس سے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔ آپؐ کے زمانے میں شلوار بازار میں آئی تو روایت کے مطابق آپؐ نے اسے پسند فرمایا اور کہا کہ یہ زیادہ ستر پوش اور پاکیزہ ہے۔

پیلو کے طبی فوائد تسلیم' لیکن علت حکم حضور کی ہدایت ہے نہ کہ طبی فوائد' اس لیے میری نظر میں مولانا گوہر رحمٰن صاحب کی رائے بالکل درست ہے۔ برش سے پیلو کے طبی فوائد نہ بھی حاصل ہوں مگر سنت ادا ہو جائے گی۔

مایوسی کا مرض

دعا کرنے اور بار بار کرنے کے باوجود بھی اگر حاجت پوری نہ ہو تو۔۔۔ کیا دعا صرف مقرب بندوں کی سنی جاتی ہے پھر گناہگار بندہ کیا کرے؟ جب بار بار پکارنے اور نہ صرف خود پکارنے بلکہ اپنی والدہ سے بھی انتہائی دل سوزی سے دعائیں کروائی جائیں اور پھر بھی رحمت خداوندی جوش میں نہ آئے تو پھر مایوسی کے علاوہ کیا راستہ رہ جاتا ہے۔ مایوسی کے سائے اس وقت اور بھی گہرے ہو جاتے ہیں جب اپنے وہ ساتھی بڑے مناصب پر نظر آتے ہیں جو بوڑھوں پر طنز کرتے تھے اور اساتذہ کا احترام نہ کرتے تھے۔ شاید حسد اور بغض بھی انھی محرومیوں اور مایوسیوں کا نتیجہ ہو جو ہر آن بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ بعض اوقات تو آخرت میں ملنے والے انعام و اکرام کے وعدے بھی محض کہانیاں معلوم ہوتے ہیں اور یہ خیال انسان کے گناہوں میں مزید اضافے کا موجب بن جاتا ہے۔ ذرا روایتی انداز سے ہٹتے ہوئے بتایئے کہ ایسے میں ایک گناہگار بندہ کیا کرے؟ سنا ہے کہ اسم اعظم نصیبوں کے لیے پارس کا حکم رکھتا ہے۔ کوئی اسم اعظم ہی بتا دیجیے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے اور آپ کو مایوسی کی کیفیات سے نکلنے کی توفیق دے۔ یہ زندگی تو امتحان گاہ ہے۔ نعمت ہو یا مصیبت، کشادگی ہو یا تنگی، ہر چیز اپنے تزکیے اور آخرت کمانے کا ذریعہ ہے۔ ان دنیوی واردات کے ذریعے جو آخرت کمالے وہی خوش نصیب اور دولت مند ہے۔ جن لوگوں کو دنیاوی زندگی میں نعمتیں ملی ہوئی ہیں اور آپ ان پر رشک و حسد کر رہے ہیں، ان کی یہ نعمتیں ان کے لیے آپ کے مصائب سے بڑھ کر مصائب ہیں اگر وہ شکر نہ کریں۔ اگر یہ نہ ہوتا کہ سب ہی کافر ہو جائیں گے، تو اللہ کافروں کے گھر، فرنیچر سب سونے چاندی کے بنا دیتا (زخرف)۔ مشکل یہ ہے کہ امتحان آپ کا ہے، یسر و عسر میں شکر و صبر آپ کو کرنا ہے، اجر آپ کو ملنا ہے، اس لیے کام آپ ہی کو کرنا ہے۔ اپنی محنت، اپنے ارادے اور سعی کے علاوہ نہ کوئی اسم اعظم ہے نہ پارس جو آپ کا کام کر دے۔ مگر علم و یقین اور ایمان کے سارے دروازے، جو دراصل آپ کی مدد کر سکتے ہیں، آپ خود ہی بند کرتے چلے جا رہے ہیں: یہ بھی نہ کہیے یہ بھی نہ سمجھائیے، یہ میں جانتا ہوں، یہ میں بہت سن چکا ہوں۔ آپ خود اپنی مدد نہ کریں بلکہ اپنی خرابی کا سامان کریں، تو دوسرا آپ کی مدد کیسے کر سکتا ہے۔ پھر مایوسی کا مرض تو کینسر کا حکم رکھتا ہے۔ آپ جان بوجھ کر امید کے سارے دروازے بند کر کے، خود کو مزید مایوسی کے اندھیروں میں دھکیلتے جا رہے ہیں۔

اسم اعظم جو پارس کا کام کرے گا ایک ہی ہے: میرا رب اللہ ہے جو حی و قیوم ہے، وہ میرے ساتھ ہر وقت ہے اور میری راہ نمائی کرتا ہے اور کرے گا (اِنَّ رَبِّی مَعِی سَیَھْدِین)، اس کا وعدہ ہے کہ وہ میرے ساتھ رحم کا برتاؤ کرے گا اس لیے کہ میں اس پر ایمان رکھتا ہوں (کَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا)، اس کی نعمتیں مجھ پر روز اس طرح برس رہی ہیں کہ میں شکر ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

آپ کے جسم کا ایک خلیہ بھی فاسد ہو جائے (malignant) پھر آپ دیکھیے آپ پر کیا گزرتی ہے۔ وہ آپ کو بلا مانگے، بلا استحقاق، ساری ناشکریوں اور مایوسیوں کے باوجود اتنا دے رہا ہے۔ آپ دعا کے معاملے میں debit-credit کا لیجر کھولے بیٹھے ہیں۔ دعا تو اس سے قرب، ہم کلامی اور حمد و احتیاج کے اظہار کا موقع ہے۔ کچھ نہ ملے تو بھی اس سے بڑی خوش نصیبی کیا ہو سکتی ہے۔

اللہ کی ذات سے امید ہے کہ ان سطور سے آپ کو روشنی کی کرن نظر آئے گی۔

لاحاصل سوالات

یہ بات وجدانی طور پر میں محسوس کرتا ہوں کہ اس طرح کے سوالات کے جواب سے ہر انسان عاجز ہے۔ ہم اس کی ذات و صفات کا ادراک نہیں کر سکتے وہ خدا ہی کیا جو ہمارے درک میں آ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جائے --- اور یہ بھی کہ یہ متشابہات ہیں اور ایسے سوالوں کی کھوج کرید سے اللہ کے رسول ؐ نے منع فرمایا ہے --- تاہم سوالات پیش کر رہا ہوں۔

۱- اللہ ازل سے ہے۔ ایک وقت تھا جب اللہ کے سوا کوئی شے نہ تھی۔ پھر آخر کس غرض کے لیے یہ کائنات پیدا کی گئی؟ اس سے آخر کیا فائدہ ہوا؟ نہ پیدا کرنے کی صورت میں نقصان کیا ہوتا؟ ہمارے امتحان (جبکہ رزلٹ سے سوفیصدی وہ آگاہ ہے) سے کیا حاصل؟ یہ کیسا دارالامتحان ہے کہ ہر پرچہ دینے والے کا رزلٹ پہلے ہی معلوم ہے اور ایسا معلوم ہے کہ اس میں بال برابر بھی فرق نہیں آسکتا۔

۲- باجی پہلے باقاعدگی سے نماز پڑھا کرتی تھیں۔ پانچ وقت روزانہ وضو کرنے سے ان کے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی درمیانی جگہ گل گئی۔ پھر وہ کبھی کبھی نماز پڑھنے لگیں اور اب وہ بھی ترک کر دی۔ باوجود ان وسوسوں کے جن کا ذکر آپ سے کیا ہے نماز پڑھنا میں نے ترک نہیں کیا، بار بار کے وضو سے اب میں بھی یہ خدشہ محسوس کرتا ہوں کہ کہیں میرے ساتھ بھی ایسا نہ ہو۔ اس لیے اکثر ہاتھوں کو زمین اور دیوار پر مارتا رہتا ہوں کہ وہ نرمی جو بار بار دھونے سے ہاتھوں میں پیدا ہوئی ہے، دور ہو۔ پھر یہ بھی بات ہے کہ ہمیں تو وضو کرنے کے بہت سے طبی فوائد گنوائے جاتے ہیں مگر باجی کے لیے یہ الٹا نقصان کا باعث ہوا۔ میں اگرچہ نماز سے جی نہیں چراتا مگر وضو سے مجھے انتہائی کراہت ہوتی ہے۔ کیا اس بات کی گنجائش نکل سکتی ہے کہ مجھے صرف صبح اور عشاء کی نماز کے لیے وضو کرنا پڑے۔ اسلام تو کسی پر تنگی نہیں کرتا۔

۱- آپ خود اس نتیجے تک پہنچ چکے ہیں کہ ہم خدا کی ذات و صفات کا مکمل ادراک نہیں کر سکتے، اور اس لیے ایسے امور میں کھوج کرید سعی لاحاصل ہے۔ لیکن آپ نے جو دو سوالات کیے ہیں، وہ بھی اسی قبیل کے ہیں۔

تخلیق سے کیا فائدہ ہوا، کیا حاصل ہوا، اس کے دو پہلو ہیں۔ اگر مراد یہ ہے کہ انسان کو کیا فائدہ ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ اپنی فطری استعداد کو استعمال کر کے 'رب کی بندگی کر کے 'اس کی رضا اور جنت حاصل کر سکتا ہے۔ اگر اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کو کیا فائدہ ہوا، تو یہ دراصل خالق کو مخلوق کی صف میں لا کر کھڑا کرنا ہے۔ اس کا غصہ 'اس کی رضا 'اس کی رحمت 'اس کا غضب ہماری طرح کے نہیں، ہمارے فہم اور تجربے سے ماورا ہیں۔

جب تک امتحان دینے والا آزادی محسوس کرتا ہے کہ وہ جو چاہے کرے، اسے کیا فرق پڑتا ہے کہ اس کا رزلٹ پہلے ہی سے معلوم ہے۔ انسان استاد بھی شاگرد کی صلاحیت و استعداد دیکھ کر رزلٹ پہلے ہی سے بتا سکتے ہیں۔ وہ خدا، خدا کیسے ہوگا جسے یہ علم بھی نہ ہو کہ کل اس کی کائنات میں ایک ذرہ بھی کیا کرنے والا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲- اگر پانچ وقت روزانہ وضو کرنے سے ہی انگلیاں گل گئیں ' اور طبی رائے بھی یہی ہے ' تو تیمم کیا جاسکتا ہے ' ایک دفعہ وضو کر کے موزہ پہن کر اس پر مسح کیا جاسکتا ہے ' اور صورتیں بھی ہو سکتی ہیں - نہ یہ کہ نماز جیسا فرض ترک کر دیا جائے - اگر یہ وسوسے کی وجہ سے وضو میں مبالغے کا نتیجہ ہے ' تو وسوسے سے نجات ہی حاصل کرنا چاہیے ' اور جب تک نہ ہو موزہ اور مسح کا راستہ اختیار کیا جاسکتا ہے -

وضو اللہ کو محبوب ہے ' قیامت کے دن وضو کے اعضا نور سے چمکیں گے ' وضو سے ہر عضو کے گناہ دھل جاتے ہیں ' پھر آپ کو وضو سے کراہت کیوں ہو - دیوار پر ہاتھ مارنا تو وسوسے کا نتیجہ ہے - آپ کسی ڈاکٹر سے مشورہ کر لیجیے - پانی سے کھال کا گلنا میں نے آج تک نہیں سنا ' لیکن ڈاکٹروں سے مشورے کے بعد اس کی تائید ہو تو آپ بھی فجر کے وقت وضو کر کے موزے پہن لیں - باقی چار وقت مسح کر لیں - لیکن طبی مشورے اور وسوسے کے علاج کی نیت سے ' وضو سے کراہت کی بنا پر نہیں - اللہ اور اس کے رسول ؐ کے احکام سے کراہت ایمان کے منافی ہے (خرم مراد) -

---

ویلکم ٹریڈرز پاکستانی رسائل و جرائد کے معروف ایکسپورٹر ہیں - بیرون ملک واقع بک اسٹال اور ایجنٹ حضرات درج ذیل پتے سے ترجمان القرآن طلب کر سکتے ہیں:

WELCOME TRADERS

189 - C/2 P.E.C.H.S

KARACHI - 75400 (PAKISTAN)

PHONES: 441035 - 430214 FAX: 4545885

© rasailojaraid.com